بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
سال نمبر ۴۴۹
جلد ۳۸/۶۳ | ہفتہ ۴ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ ۱۳ شہادت ۱۳۶۳ ہش ۷ اپریل ۱۹۸۴ء | نمبر ۸۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ شہادت / اپریل حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معدہ میں تکلیف ہے کمزوری بہت زیادہ ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

جماعت احمدیہ کی ۶۵ ویں مجلس مشاورت کی دوسرے روز کی کارروائی

پہلی سب کمیٹی کی رپورٹ پر اراکین شوریٰ کی سفارشات

مجلسِ مشاورت ۱۹۸۴ء کی کارروائی کی تفاصیل:

(قسط نمبر: ۲)

ربوہ ۳۰ امان / مارچ جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلس مشاورت کے پہلے روز اجلاس کے آغاز میں تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور کے خطاب کے بعد سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا جس کے بعد اجلاس آئندہ روز کے لئے ملتوی ہو گیا۔

دوسرے روز ۹ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے بعد اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے کی۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔ بعدازاں حضور کے ارشاد پر مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب سٹیج پر تشریف لائے اور کارروائی جاری رکھنے میں حضور کی مدد کی۔

سب سے پہلے گزشتہ سال کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ، مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ، مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم مولوی محمد بشیر شاد صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ نے رپورٹیں پیش کیں۔ اس کے بعد مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور سیکرٹری مجلس مشاورت نے اقتصادیات بحث دوران سال پڑھ کر سنائے اس کے بعد سیکرٹری مجلس مشاورت نے وہ تجاویز سنائیں جو امسال شوریٰ میں پیش نہیں کی گئیں۔ مکرم سیکرٹری صاحب نے مختصراً بتایا کہ یہ تجاویز کس وجہ سے ایجنڈے میں شامل نہیں ہوئیں۔

اس کے بعد سب کمیٹیوں کی رپورٹ پیش ہونے اور ان پر بحث کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے سب کمیٹی تعلیم کی رپورٹ سب کمیٹی کے سیکرٹری مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ اس سب کمیٹی کے ذمے ایجنڈے کی تجویز ۱ اور ۳ تھی۔ ایجنڈے کی تجویز ۱ مندرجہ ذیل تھی:-

"تجویز از جماعت احمدیہ چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ۔

جماعت احمدیہ کے طلباء کی اعلیٰ تعلیم کے پیش نظر مرکز میں اعلیٰ تعلیم کا ایک مثالی ادارہ قائم ہونا چاہیے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہمارے بچوں کو تعلیمی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ ہمارے مرکزی ادارے قومی تحویل میں آنے کی وجہ سے ہمارے بچوں کی تعلیمی اور دینی حالت بہت متاثر ہوئی ہے۔ لہٰذا اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے پرائیویٹ طور پر ایک مثالی تعلیمی ادارہ قائم کرنا ضروری محسوس ہو رہا ہے۔ ایسا ادارہ ربوہ سے کسی دوسرے مناسب مقام پر بھی قائم ہو سکتا ہے۔"

سب کمیٹی نے یہ تجویز اس ترمیم کیا تھ منظور کرنے کی سفارش کی کہ اس مقصد کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو اس بارے میں تفصیلی غور کر کے لائحہ عمل مرتب کرے اور اس تجویز پر عمل درآمد کی صورت بیان کرے۔

اس تجویز پر جن احباب نے اپنا مشورہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب سپیکر لاہور۔ مکرم ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی۔ مکرم نعیم خالد صاحب راولپنڈی۔ مکرم مبارک احمد چیمہ صاحب سرگودھا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب۔ مکرم سید احتجاج علی زبیری صاحب اٹک۔ مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب سانگلہ ہل۔ مکرم عبدالحمید صاحب ضلع شیخوپورہ۔ مکرم رانا محمد خان صاحب بہاولنگر۔ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب کراچی۔ مکرم ماسٹر محمد اعظم صاحب سیالکوٹ اور حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

حضور ایدہ اللہ نے ان مشوروں پر فرمایا کہ مختلف احباب نے مختلف آراء پیش کی ہیں۔ اس تجویز پر عمل درآمد کے کئی پہلو ہیں جن پر غور ہونا ضروری ہے۔ یہ کام ماہرین کی کمیٹی ہی کر سکتی ہے۔ ان سب باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے احباب جماعت ایسے سکولوں اور تعلیمی اداروں کی سرپرستی کریں جو احمدی احباب نے مختلف جگہوں پر قائم کئے ہوئے ہیں۔ احمدی احباب مزید ایسے سکول بھی کھول سکتے ہیں جہاں پر علم اور دین کا اعلیٰ معیار پیش کیا جائے۔ یہ ایک قومی خدمت بھی ہو گی۔ حضور نے فرمایا اس تجویز سے مراد پروفیشنل کالجز یعنی میڈیکل یا انجینئرنگ کے کالج نہیں ہیں کیونکہ یہ کالجز بڑا کثیر سرمایہ چاہتے ہیں۔ جو سردست جماعت کے لئے مہیا کرنا ممکن نہیں اللہ تعالیٰ جماعت کو اور ترقی دے گا تو پھر ایسے ادارے قائم کرنا بھی ممکن ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بعدازاں اس تجویز پر رائے لی گئی اور مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی سفارش کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز نمبر ۳ پیش کی گئی۔ تجویز ۳ یوں ہے:-

تجویز از مجلس صحت ربوہ:

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مرکز سلسلہ میں مجلس صحت کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ مجلس صحت کی کارکردگی زیادہ فعال اور وسیع بنانے کے لئے مجلس صحت کی تجویز یہ ہے کہ ضلعوار نظام کے تحت "سیکرٹری صحت" کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ تاکہ صحت جسمانی کے متعلق جماعتوں میں باقاعدہ تنظیم کے تحت پروگرام مرتب کر کے اس پر عمل کیا جا سکے۔ نیز تحریک جدید کے ذریعے جماعتہائے بیرون ملک میں بھی ملکی سطح پر سیکرٹری صحت کا تقرر عمل میں لایا جائے۔"

سب کمیٹی نے اس تجویز کو متفقہ طور پر منظور کرنے کی سفارش کی تھی۔ اس پر جن احباب نے اپنے مشورے حضور کی خدمت میں پیش کئے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی۔ انہوں نے ترمیم پیش کی کہ سیکرٹری صحت کی بجائے مقامی سطح پر اور بیرونی ممالک

(باقی صفحہ ۵ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
رجب المرجب ۱۴۰۴ھ
۷ شہادت ۱۳۶۳ ہش

آسمان سے عطا ہونیوالا انتہائی کارگر حربہ

مامورین الٰہی کے سپرد جتنا عظیم الشان کام کیا جاتا ہے اس کی مناسبت سے انہیں اس کی کماحقہ انجام دہی کے ذرائع بھی ساتھ ہی عطا کئے جاتے ہیں۔ کام ان کے سپرد یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی بھٹکی ہوئی مخلوق کو دوبارہ اس کی طرف واپس لائیں اور اس کا اپنے خالق و مالک سے زندہ تعلق قائم کر دکھائیں۔ ان کا کام قلوب انسانی کو خدا کے لئے فتح کرنا ہوتا ہے۔ اس روحانی فتح کے لئے انہیں جو ہتھیار عطا کئے جاتے ہیں وہ بھی روحانی ہتھیار ہی ہوتے ہیں۔

اس میں شک نہیں انہیں اپنے اس کام کی انجام دہی کے لئے ایک حد تک ظاہری تدابیر اور اسباب سے بھی کام لینا پڑتا ہے لیکن یہ ظاہری تدابیر اور اسباب بھی روحانی ہتھیاروں کو بروئے کار لانے کے نتیجہ میں انہیں مہیا کئے جاتے ہیں اسی لئے ان کا تمام تر دارومدار ان روحانی ہتھیاروں کو بروئے کار لانے پر ہوتا ہے نہ کہ ظاہری تدابیر اور اسباب سے فائدہ اٹھانے پر اس ضمن میں جو سب سے کارگر ہتھیار انہیں عطا کیا جاتا ہے وہ دعا کا ہتھیار ہوتا ہے سو وہ اس کارگر ہتھیار سے کام لینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں ان کے ذریعہ عظیم روحانی انقلاب برپا ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ وہی لوگ جو پہلے رو بہ دنیا ہوتے ہیں دیکھتے ہی دیکھتے رو بخدا ہو جاتے ہیں اور وہ مامور من اللہ کے اعوان و انصار میں شامل ہو کر دوسرے انسانوں کو خدا کی طرف واپس لانے کا وسیلہ ثابت ہوتے ہیں۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نوع انسانی کے دل خدا اور اس کے محبوب ترین رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے کی غرض سے مبعوث کیا گیا ہے۔ اس لئے اس روحانی فتح کے لئے آپ کو بھی جو روحانی ہتھیار عطا کئے گئے ان میں سب سے کارگر ہتھیار دعا ہی کا ہتھیار ہے۔ اس ہتھیار کے ذریعہ ہی آپ دنیا میں ایک انقلاب عظیم کی راہ ہموار کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والے اس انتہائی کارگر حربہ اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فاعلموا ان الدعاء حربة اعطيت من السماء لفتح هذا الزمان۔ ولن تغلبوا الا بهذه الحربة يا معشر الخلان۔ وقد اخبر النبيون من اول لهم الى اخرهم بهذه الحربة وقالوا ان المسيح الموعود ينال الفتح بالدعاء والتضرع فى الحضرة لا بالملاحم وسفك دماء الامة۔ ان حقيقة الدعاء الاقبال على الله بجميع الهمة والصدق والصبر لدفع الضراء۔ وان اولياء الله اذا توجهوا الى ربهم لدفع موذٍ بالتضرع والابتهال جرت عادة الله انه يسمع دعاءهم ويوبخ حين اوفى الحال وتوجهت العناية الصمدية ليدفع ما نزل بهم من البلاء والوبال۔ بعد ما اقبلوا على الله كل الاقبال۔ وان اعظم الكرامات استجابة الدعوات عند حلول الآفات۔ (تذکرۃ الشہادتین ص۸۱)

ترجمہ:۔ پس جان لو کہ دعا ہی وہ حربہ ہے جو مجھے اس زمانہ کو فتح

(باقی دیکھیں ص۶ پر)

ہم نے دیکھیں کرامتیں کیسی

جلوہ فرما ہیں صورتیں کیسی
دل کو حاصل ہیں راحتیں کیسی

عاشقی راہ بھی ہے منزل بھی
عاشقی سے فراغتیں کیسی

پائے نازک کو دیجئے الزام
راستے کی شکایتیں کیسی

جب سبھی کچھ عیاں ہے آنکھوں سے
پھر زباں سے وضاحتیں کیسی

کون آیا ہے کوئے جاناں سے!
یہ فضا میں ہیں نکہتیں کیسی

اُن کو دیکھا تو یہ ہوا معلوم
آدمی میں ہیں عظمتیں کیسی

اُس کی بخشش ہے پاکیٔ داماں
وہ نہ بخشے تو عفتیں کیسی

کیا کہوں خواہشوں کے جنگل میں
خیمہ زن ہیں ندامتیں کیسی

اللہ اللہ جہاں محبت کا
دُوریوں میں ہیں قربتیں کیسی

ہم کہ راندے ہوئے تھے دُنیا کے
ہم نے دیکھیں کرامتیں کیسی

تم مبشر خدا کی بات کرو
ماسوا کی حکایتیں کیسی

مبشر احمد راجیکی
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتہاد اور آئمہ اربعہ کے نظریات

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء

مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ - ربوہ

(قسط نمبر ۲)

حضرت عمرؓ کا اجتہاد

ایک اور واضح مثال حضرت عمرؓ کے زمانہ میں "سوادِ عراق" کی زمینوں تقسیم کا مسئلہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو علاقے فتح ہوئے ان کی زرعی زمینیں بالعموم فوج میں شامل سپاہیوں میں تقسیم کر دی جاتی تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں بھی بالعموم اس طرزِ عمل میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔

حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں جب عراق کے زرخیز علاقے فتح ہوئے تو بعض صحابہؓ نے اسی طریق کے مطابق ان زمینوں کو بھی فوجیوں میں تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا۔ حضرت عمرؓ کا کہنا یہ تھا کہ اگر یہ زمینیں فاتح فوجوں میں تقسیم کر دی گئیں تو پھر آئندہ حکومت کے وسیع مصارف کا اہتمام کیسے ہوگا۔ سرحدوں کی حفاظت کس ذریعہ سے کی جائے گی۔ مملکت میں کم سن بچے، بیوائیں اور جو نادار لوگ ہیں ان کا کیا ہوگا۔

خلافت عباسیہ کے قاضی القضاۃ حضرت امام ابو یوسفؒ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "کتاب الخراج" ص۱۳ میں اس بحث کو خوب بیان کیا ہے۔ لکھا ہے۔

حضرت عمرؓ نے اکابر مہاجرین و انصار کو مشورہ کے لیے بلایا اور ان کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا: میں نے آپ حضرات کو صرف اس لیے تکلیف دی ہے کہ میرے کاندھوں پر آپ کے معاملات کی جو ذمہ داری ہے اس میں آپ میرا ہاتھ بٹائیں ..... آپ کے پاس اللہ کی کتاب ہے جو حق بات کہتی ہے ..... میرا خیال ہے کہ کسریٰ کی سرزمین کے بعد اب کوئی ایسا وسیع اور زرخیز علاقہ نہیں رہ گیا جو فوری فتح ہو۔ اللہ نے ان کے اموال، زمینیں اور کاشت کار ہمیں بطور غنیمت عطا کیے ہیں۔ فاتحین کو غنیمت میں جو مال ملا ہے اسے حسبِ دستور تقسیم کر دیا گیا ہے لیکن زمینوں کے بارہ میں میری رائے یہ ہے کہ ان کو کاشت کاروں سمیت سرکاری ملکیت قرار دے دیا جائے۔ اُن پر خراج عائد کیا جائے جسے وہ ادا کرتے رہیں۔ اس طرح یہ جزیہ اور خراج مسلمانوں کے لیے (ایک مستقل) آمد کا ذریعہ ہوگا۔ اور اس آمد سے بیت المال کی تشکیل عمل میں آئے گی جو ایک قومی خزانہ کی صورت ہوگی۔ جس میں فوج، سول انتظامیہ، ضرورت مند افراد اور آنے والی نسلیں حصہ دار ہوں گی۔

دیکھئے! ان سرحدوں کی حفاظت کے لیے بہرحال فوجیں متعین کرنی ہوں گی جو مستقلاً وہاں رہیں گی۔ یہ بڑے بڑے شہر جیسے شام، الجزیرہ، کوفہ، بصرہ، مصر ان میں فوجی چھاؤنیاں قائم رکھنا اور ان کو وظائف دیتے رہنا۔ ناگزیر ہے۔ اب اگر یہ زمینیں اور ان پر محنت کرنے والے کاشت کار فاتحین میں تقسیم کر دیئے جائیں تو حکومت کے ان مستقل مصارف کے لیے کہاں سے سرمایہ آئے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مسلک کی تائید میں قرآن کریم کی یہ آیات بھی پیش کیں۔

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(حشر آیت ۶ تا ۱۱)

ترجمہ:

جو کچھ اللہ نے ان (برگشتہ لوگوں) کا مال اپنے رسولؐ کو دیا تم کو معلوم ہی ہے کہ تم نے اپنے گھوڑے اور اونٹ اس مال کے حصول کے لیے نہیں دوڑائے تھے۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس کا چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بستیوں کے لوگوں کا جو مال اللہ نے اپنے رسولؐ کو عطا فرمایا وہ اللہ کا ہے اور رسول کا ہے۔ اور قرب رکھنے والوں کا ہے۔ اور یتیموں کا ہے اور مسکینوں کا ہے اور مسافروں کا ہے تا وہ مال تم میں سے مالداروں کے اندر چکر نہ کھاتا پھرے۔ اور رسول جو کچھ تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رُک جاؤ۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا عذاب یقیناً بہت سخت ہوتا ہے۔

یہ مال علاوہ اوپر کے لوگوں کے مہاجر غریبوں کا حق ہے جن کو ان کے گھروں اور مالوں سے بے دخل کر کے نکال دیا گیا تھا وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ اور ہمیشہ اللہ کے دین کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ وہی لوگ ایمان میں سچے ہیں۔

اور اسی طرح وہ مال ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو مدینہ میں پہلے سے رہتے تھے اور مہاجرین کے آنے سے پہلے ایمان قبول کر چکے تھے۔ اور ان سے محبت کرتے تھے۔ جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے اور اپنے دلوں میں اس مال کی کوئی خواہش نہیں رکھتے تھے جو ان کو دیا گیا تھا۔ اور وہ باوجود اس کے کہ خود غریب تھے مہاجرین کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے تھے اور جن لوگوں کو اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھا جائے وہ بامراد ہونے والے ہیں۔

اور یہ مال اُن لوگوں کے لیے بھی ہے جو ان کے زمانہ کے بعد آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہم کو اور ہمارے اُن بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں ان مومنوں کے لیے کینہ اور حسد نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے رب! تو بہت مہربان اور بے انتہا کرم کرنے والا ہے۔

ان آیات کی تلاوت کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا:۔

یہاں ابتداء میں مدینہ کے یہود بنو نضیر کا ذکر ہے جن کی جائیدادیں کسی خاص جنگی مہم کے بغیر مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں۔ اور سرکاری ملکیت قرار پائیں۔ اس کے بعد کی آیات میں مفتوحہ غنائم اور اراضی کی تقسیم کی وضاحت کی گئی ہے۔ جس میں مہاجرین و انصار کے حق کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد ایک اور گروہ کا ذکر ہے۔ جسے ان مفتوحہ اموال میں حصہ دار قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ گروہ بعد میں آنے والے لوگوں کا ہے اس لحاظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے یہ مفتوحہ اراضی ان تمام اقسام کے لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہیں

پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم انہیں صرف موجودہ لوگوں میں تقسیم کر دیں۔ اور بعد میں آنے والے لوگوں کو ان کے حصہ سے محروم کر دیں۔ پس ہماری رائے یہ ہے کہ یہ سب زرخیز زمینیں حکومت کی ملکیت میں رہیں۔ اور ان کی آمدن مذکورہ سب مصارف کی ضامن ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (ان) دلائل کی قوت کو تمام موجودہ صحابہؓ نے تسلیم کیا اور کہا کہ آپ نے جو رائے قائم کی ہے وہی درست ہے۔ یہ واقعہ اجتماعی اجتہاد کا ایک واضح مثال ہے لیکن خلافتِ راشدہ کے بعد اجتماعی اور مملکت کی سطح پر اس طرح کا کوئی "ادارہ اجتہاد" قائم کرنے کی کسی کوشش کا پتہ تاریخ سے نہیں ملتا۔ البتہ انفرادی اجتہاد کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا نظر آتا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی خدمات

سنہ ۱۴۰ھ کے قریب ہم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو انفرادی سطح پر اجتہاد کے ادارہ کو منظم کرنے کی ایک قابلِ قدر کوشش کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ آپ نے اپنی ذاتی توجہ سے مختلف علوم کے قریباً چالیس ماہرین کی ایک مجلس منظم کی۔ جس کی مدد سے قانونِ شریعت یعنی فقہ اسلامی کی تدوین کے کام کا انہوں نے آغاز کیا۔ آپ کے مشہور شاگرد حضرت امام محمد بن حسن الشیبانی بیان کرتے ہیں کہ اس مجلس میں جب مسائل پیش ہوتے تو ان پر خوب بحث ہوتی جس میں امام صاحب خود بھی حصہ لیتے۔ بحث و تمحیص کے بعد کبھی امام کی رائے مان لی جاتی اور کبھی دوسرے ماہرین جو ایک طرح سے آپ کے شاگرد بھی تھے دلائل پیش کر کے اپنی بات منوا لیتے

(الموفق ص ۹۰)

اجتہاد اور فقہ اسلامی کے فروغ و تدوین کی یہ تحریک جس کا آغاز حضرت امام ابوحنیفہؒ کے ذریعہ ہوا۔ قریباً تین سو سال تک خوب پھلی اور پھولی۔ اس عرصہ میں فقہ کے چار مشہور آئمہ یعنی حضرت امام ابوحنیفہؒ (۸۰ھ تا ۱۵۰ھ) حضرت امام مالک (۹۳ھ تا ۱۷۹ھ) حضرت امام شافعیؒ (۱۵۰ھ تا ۲۴۰ھ) اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ (۱۶۴ھ تا ۲۴۱ھ) نے مقامِ قبولیت حاصل کیا۔ اور ان کے فقہی مسلک کو اپنی اپنی جگہ خوب ترقی حاصل ہوئی۔

اجتہاد کے سوتے خشک ہو گئے

لیکن اس کے بعد تقلید نے ملتِ اسلامیہ کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ اور اجتہاد کے سوتے آہستہ آہستہ خشک ہوتے چلے گئے۔

اس کی ایک بڑی وجہ بقول مولانا محمد حنیف صاحب ندوی اس وقت کے حالات کی بے راہ روی تھی کہ حکومتیں کمزور اور غیر اسلامی رجحانات کی حامل ہو رہی تھیں۔ عوام میں ہوسِ دنیا کا غلبہ تھا۔ عقلی فتنوں نے عقیدوں کی استواری میں کئی کئی رخنے ڈال دیئے تھے اور ہر جاہل و بدعقیدہ آدمی کو یہ حق حاصل ہو گیا تھا کہ دین کے بارے میں جو چاہے کہے اور جس طرح کی تعبیر چاہے پیش کرے۔ اس نزاکتِ احوال کو دیکھ کر فقہاء نے دو فتنوں میں سے جو اہون تھا اس کو پسند کیا اور ملحدانہ اجتہاد کے مقابلہ میں تقلید و تقیید کی قباحتوں کو ترجیح دی۔

(مسئلہ اجتہاد ص ۱۱۹)

حضرت مسیح موعودؑ کا مبارک دور

ہاں زمانے کی متواتر گردشوں کے بعد پھر چودھویں صدی جب آئی اور خدا اور اس کے پاک رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کے مطابق حکم و عدل مسیح موعودؑ کا نزول ہوا تو آپؑ نے علاوہ اور عظیم الشان کارناموں کے از سرِ نو اجتہاد کی ضرورت کو بھی واضح فرمایا۔

فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے جو کچھ قرآن شریف میں بیان فرمایا وہ بالکل واضح اور بیّن ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے کر دکھایا آپ کی زندگی کامل نمونہ ہے۔ لیکن باوجود اس کے ایک حصہ اجتہاد کا بھی ہے۔ جہاں انسان واضح طور پر قرآن شریف یا سنتِ رسول اللہ میں اپنی کمزوری کی وجہ سے کوئی بات نہ پا سکے تو اس کو اجتہاد سے کام لینا چاہیئے

(ملفوظات جلد نمبر ۴ ص ۴۶ لمعہ ۴۷)

مزید فرمایا:۔

"اب اس ملک میں اکثر مسائل زیر و زبر ہو گئے ہیں ..... اس لیے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

(ملفوظات جلد ۷ ص ۲۱۵)

ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

"معاشرہ کے ارتقاء کی رفتار تیز ہو چکی ہے نت نئے مسائل سامنے آ رہے ہیں اور یہی امر نئے اجتہاد کی طرف دعوتِ فکر دے رہا ہے۔

(ملفوظات جلد ۹ ص)

(باقی)

تنزانیہ احمدیہ مسلم مشن کا ایک ایمان افروز واقعہ

(مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ انچارج تنزانیہ مشرقی افریقہ)

جولائی ۱۹۷۲ء میں ہمارے اثر و رسوخ کو کم کر کے دکھانے کی خاطر مخالفین سلسلہ نے مدینہ یونیورسٹی کے ایک جرمن نومسلم طالب علم مسٹر خالد نوٹمارڈی کو تنزانیہ بلایا اور انہیں شہر بہ شہر لے کر گئے۔

جرمن نومسلم مسٹر خالد نے اپنے میزبان منتظمین سے دریافت کی کہ کیا آپ کے ملک میں احمدیہ مسلم مشن بھی موجود ہے اس سوال پر وہ انہیں ٹالتے رہتے اور کہتے رہتے ہاں موجود تو ہے لیکن ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ لہٰذا ان کا ذکر نہ کریں۔ معزز مہمان نے انہیں بار بار کہا کہ میں احمدی مبلغین کو ملنا چاہتا ہوں۔ آخر مجبور ہو کر وہ انہیں ہمارے مشن کے تنزانیہ میں ہیڈ کوارٹر دارالسلام لے آئے

۱۹۷۲ء میں دفتر میں بیٹھا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے گیٹ سے مسٹر خالد نوٹمارڈی اور ان کے ساتھ سرگرم مسلمان جماعت کے پنجابی رکن مسٹر ایم ایچ ملک ایم۔ اے جو وہاں سکول میں ٹیچر ہیں اور افریقن دوست مکرم نصیب صاحب میری طرف آ رہے ہیں۔ اس لاشئ محض کی دلی تمنا تھی کہ اس جرمن نوجوان سے ملاقات ہو جائے۔ چنانچہ خداوند کریم خود اپنے فضل سے انہیں میرے پاس لے آیا الحمد للہ علیٰ ذالک۔ دفتر میں داخل ہوتے ہی جرمن نومسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خلفاء کے فوٹو دیوار پر آویزاں دیکھے تو دریافت کیا یہ کون صاحب ہیں جس پر انہیں آرام سے بٹھا کر بتایا گیا کہ یہ فوٹو کن کن بزرگوں کے ہیں۔ ان کی مشروبات سے تواضع کی گئی اور گفتگو شروع ہو گئی۔ موصوف نے دریافت کیا کہ احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ میں نے انہیں محبت سے بتایا کہ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منتظر ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہی وہ مسیح موعود ہیں کہ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مسیح مہدی اور نبی بنے۔ اس پر مسئلہ ختم نبوت کے بارہ میں موصوف نے نہایت دیانتداری اور شرافت سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا۔ میں دیکھتا اور دعا کرتا رہا اور وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ میں نے نوٹ کیا کہ ہماری پیار اور محبت کی گفتگو سے ان کے ساتھی مسٹر ملک بہت زیادہ پریشان تھے۔ جب میں نے قرآن پاک کی بعض آیات سے امکان اجرائے نبوت امتی اور غیر تشریعی نبوت پر دلائل دیئے اور احادیث نبویہ سے ثابت کیا کہ آنے والا مسیح تو بتصدیق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بہر صورت نبی ہو گا تو بے اختیار اس شریف دلیر باوقار جرمن کے منہ سے نکلا کہ ایسے نبی کے ماننے سے تو ختم نبوت کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ یعنی ختم نبوت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس پر پریشان ہو کر مسٹر ملک نے کہا مسٹر خالد آپ مسٹر احمدی (یعنی اس عاجز) کی بات نہیں سمجھ رہے۔ اس ریمارک پر جرمن نوجوان کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ چند منٹ بعد جب مسٹر ملک نے دیکھا کہ احمدیت کا اثر جرمن نومسلم پر ہو رہا ہے تو پھر بے اختیار ان کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا کہ آپ مسٹر احمدی کی بات سمجھ نہیں رہے۔ جب اس ناچیز کا سلسلہ کلام نہایت دوستی اور پیار کے ماحول میں جاری رہا تو مسٹر ملک نے تیسری بار یہ کہنے کی جرأت کی کہ مسٹر خالد آپ مسٹر احمدی کی بات سمجھ نہیں رہے۔ اس پر میں نے اللہ تعالیٰ کی شان دیکھی اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا کہ انی معینٌ من اراد اعانتک چنانچہ جرمن نومسلم نے بڑے غصے سے جھلا کر کہا

MR MALIK DO YOU THINK I AM AN IDIOT?

(مسٹر ملک آپ مجھے بے وقوف سمجھتے ہیں) اس پر مسٹر ملک اور ان کے ساتھی مبہوت ہو گئے۔ اور ہمارے مہمان نے مسئلہ کا لٹریچر طلب کیا جو ہمارے مفت پیش کرنے کے باوجود انہوں نے یہ کہتے ہوئے ہمیں مجبور کر کے قیمتاً لیا کہ آپ لوگ خدمت اسلام کا بڑا قیمتی کام کر رہے ہیں جب میں کتب کی قیمت ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہوں تو میں کیوں قیمت ادا نہ کروں؟ یہ کہہ کر وہ تشریف لے گئے۔

اس طرح سے ہم نے اس روز خدا تعالیٰ کی زبردست قوتوں کا مظاہرہ دیکھا کہ کس طرح سے اس مولا نے ہمارے مخالفوں کے ذریعہ سے ایک روح کو حق کی تائید کرنے کی توفیق بخشی اور جماعت احمدیہ کے اعجازی علم کلام کا بول بالا کیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

★ ★ ★

بقیہ صفحہ اول

میں بھی مجالس صحت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز نے یہ نکتہ اٹھایا کہ تجویز قواعد کے مطابق نہیں کیوں کہ مقامی سطح پر سیکرٹری قائم کرنے کے ساتھ مرکزی سطح پر ناظر کا تقرر بھی ضروری ہے۔ اس کے لئے قواعد میں ترمیم کرنے کیلئے باقاعدہ پرانے اور نئے قواعد کا حوالہ دیا جانا ضروری ہے۔ دیگر مشورہ دینے والوں میں مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری، نائب ناظر یا۔ مکرم محمد افضل منیر صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ مکرم خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال۔ مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب لاہور شامل تھے۔ حضور کے ارشاد پر سب کمیٹی کے صدر مکرم میر نور احمد صاحب تالپور نے اور مجلس صحت کے صدر مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ نے بھی بعض باتوں کی وضاحت کی۔

اس کے بعد مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی کی ترمیم پر حضور نے مشورہ طلب فرمایا۔ چنانچہ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر راولپنڈی۔ مکرم حمید احمد صاحب اٹک۔ مکرم میاں اقبال احمد صاحب ضلع راجن پور اور مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر ضلع سرگودھا نے اپنے مشورے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔

حضور نے فرمایا اصولی طور پر اس تجویز کی کسی نے مخالفت نہیں کی۔ صرف اس پر عمل درآمد میں بعض ٹیکنیکل مشکلات ہیں۔ اس لئے سردست یہی فیصلہ ہے کہ سیکرٹری امور عامہ سے یہ کام لیا جائے اور جماعتی طور پر امور عامہ اس کی ذمہ دار ہو گی۔ جو دوران سال اس میں اگر مشکلات پیش آئیں تو اس تجویز کو باقاعدہ بنا کر آئندہ سال مجلس مشاورت میں دوبارہ پیش کیا جائے۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کی والدہ بلڈ پریشر اور دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ (ظفر اقبال جاوید۔ ربوہ)
- خاکسار ایک مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔ (مظفر احمد ابن عبد العزیز بھٹی)
- برادرم مبشر احمد سندھی اور چچا بیمار ہیں۔ (محمد اشرف سندھی۔ دار النصر غربی ربوہ)
- خاکسار کے والد محترم سردار مصباح الدین صاحب کا گردے کی پتھری کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ (سردار عبد القادر۔ چنیوٹ)
- خاکسار اور دیگر دو افراد ایک مقدمہ میں ملوث ہیں۔ (حسین اقبال احمد ایڈووکیٹ راجن پور)
- خاکسار کی اراضی کا مقدمہ زیر سماعت ہے۔ (حکیم محمد عاشق لاہور)
- عزیزہ نسیم اختر اہلیہ ناصر احمد ظفر بخار حملہ فالج بیمار ہے۔ (محمد ابراہیم شاد۔ شیخوپورہ)
- خاکسار کی بچی اور داماد عنقریب سپین روانہ ہو رہے ہیں۔ (نعیم احمد ورائٹی سٹور رحمت بازار ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں

اطفال متوجہ ہوں

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ خدام الاحمدیہ کے تحت مرکزی تربیتی کلاس ۱۳ اپریل تا ۲۶ اپریل منعقد ہو رہی ہے۔ آپ سب اس کلاس میں کثرت سے شامل ہونے کی کوشش کریں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"بار بار یہاں آئیں کیونکہ وہ وقت عنقریب آنے والا ہے جبکہ آپ دنیا کے پڑھانے والے بنیں گے۔ پس جلدی تعلیم حاصل کرو تاکہ دوسروں کو پڑھا سکو۔"

(مہتمم اطفال)

عالمگیر غلبۂ اسلام کے لیے عظیم روحانی پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی اور غلبۂ اسلام کے لئے ایک روحانی پروگرام تجویز فرمایا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

۲۔ ہر روز دو رکعت نفل، نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے:۔

(i) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

(ii) سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

۵۔ کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دعائیں پڑھی جائیں:۔

(i) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(ii) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی کثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

تحریک جدید کا ۵۰ واں بابرکت سال

مخلصین جماعت کی طرف سے غیر معمولی قربانیوں کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے ۵۰ ویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:۔

"یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی نشاندہی کر رہی ہیں اور جماعت کو میں اس لئے بتاتا ہوں کہ وہ ایک نئے ولولے اور نئے جوش کے ساتھ نئے سال میں داخل ہوں اور اپنی قربانیوں کے معیار کو اور بھی بڑھائیں گویا

"فرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز"

(الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۸۳ء)

حضور انور کے اس ولولہ انگیز ارشاد سے ظاہر ہے کہ تحریک جدید کے پچاس سالہ دور میں دنیا کے طول و عرض میں ہم نے جو خدا تعالیٰ کے نشانات بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھے ہیں اور ہمارے دل اس کی حمد و ثنا سے لبریز ہیں۔ اس صورت حال کا تقاضا ہے کہ سال نو میں ہم اپنے مقدس امام ایدہ اللہ کی خدمت میں اشاعت حق کے لئے غیر معمولی قربانیاں پیش کریں۔ مناسب ہو گا کہ پاکستانی جماعتوں کی طرف سے تحریک جدید کے ۵۰ ویں سال میں کم از کم ۵۰ لاکھ روپیہ پیش حضور انور کیا جائے۔ جملہ پاکستانی جماعتوں سے پُر زور درخواست ہے کہ وہ پچاس لاکھ روپیہ کے ٹارگٹ کو پیش نظر رکھ کر اپنے وعدہ جات ۶۶ فیصد اضافہ کے ساتھ پیش کرنے کے لئے

اوّل:۔ تا دہندگان کو دہندہ بنائیں اور تعداد چندہ دہندگان کو بڑھائیں۔

دوم:۔ متمول دوستوں کو معیاری قربانی پیش کرنے کی تحریک کریں۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر دوحۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسم گرما کی تعطیلات اور وقف عارضی

اساتذہ کرام اور طلباء کیلئے خدمت دین کا سنہری موقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

" کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار اور سکولوں کے اساتذہ ، کالجوں کے سمجھدار طلبہ بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں سکولوں کے بعض طلبہ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔"

اپنے نہایت ہی محبوب آقا کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے پروفیسر صاحبان لیکچرار حضرات ، اساتذہ کرام اور طلبہ سے گذارش ہے کہ وہ ان رخصتوں کے ایام میں ضرور وقف عارضی کر کے داعی الی اللہ بنیں۔ آج ہی اپنا فارم وقف عارضی پُر کر کے بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

فارم وقف عارضی مقامی مربی صاحب ، صدر صاحب یا دفتر ہذا سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

تجارت پیشہ احباب اور فریضہ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ان پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو یتامیٰ و مساکین اور بیوگان کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ صاحب نصاب احباب کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسے ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

تجارت پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ فرمائیں اور ان پر جس قدر زکوٰۃ واجب الادا ہو اس کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ اور بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے برادر نسبتی محترم عبدالباری صاحب قیوم شاہد ایم۔اے کراچی کو مورخہ ۸ مارچ ۱۹۸۴ء دوسری بچی سے نوازا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام سائرہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب مرحوم کی پوتی ہے اور محترم عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی کی نواسی ہے۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک و صالحہ بنائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے آمین۔

(خاکسار محمد عمر (سندھی) ایم۔اے مربی سلسلہ اوکاڑہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

کرنے کے لئے آسمان سے دیا گیا ہے۔ اور اے دوستو! تم ہرگز کامیاب نہیں ہو گے مگر اس حربہ کے ساتھ۔ اور تمام نبی شروع سے آخر تک اس حربہ کی خبر دیتے آئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ مسیح موعود اللہ کے حضور میں دعا اور تضرع کے ساتھ فتح پائے گا نہ کہ جنگوں اور امت کا خون بہانے کے ساتھ۔ اور دعا کی حقیقت یہ ہے کہ (بندہ) تکلیف کے دور ہونے کے لئے ساری ہمت اور صدق اور صبر کے ساتھ اللہ کی طرف آئے اور اولیاء اللہ جب کسی تکلیف دہ امر کے دور کرنے کے لئے اپنے رب کی طرف تضرع اور زاری کے ساتھ توجہ کرتے ہیں تو عادت اللہ یہی ہے کہ وہ ان کی دعا کو سنتا ہے خواہ کچھ دیر بعد ہو یا اسی وقت۔ اور عنایت الٰہی ان کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے توجہ فرماتی ہے بعد اس کے کہ وہ اس کی طرف پوری توجہ سے آتے ہیں اور سب سے بڑی کرامت قبولیت دعا ہی ہوتی ہے آفات کے وقت۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعوان و انصار ہونے کی حیثیت میں نوع انسانی کے دل خداوند تعالیٰ اس کے افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے کی اہم اور عظیم ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہمارا یہ انتہائی اہم اور بنیادی فرض ہے کہ ہم تضرع اور ابتہال سے اللہ تعالیٰ کے حضور لوگوں کے دلوں پر فتح پانے کے لئے دعائیں کریں اور کرتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ وہ ہماری دعاؤں کو قبول فرما کر ہمیں ہماری مراد عطا کر دے۔ تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی یہ دعا ہی وہ سب سے بڑی کرامت ہے جو اس راہ میں حائل تمام مشکلات اور آفات کو دور کر کے ہمیں ہمارے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار کرے گی اور وہ مقصد یہی ہے کہ نوع انسانی خدا تعالیٰ کی طرف واپس لوٹے اور اس کے افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو قبول کر کے دین واحد پر آ جمع ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ رفعت جبیں بنت چوہدری نور محمد صاحب چٹھہ صدر جماعت احمدیہ چک ۵۴۳ E.B ضلع وہاڑی جس کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۹/۱۲/۸۱ کو بعد نماز ظہر مکرم طاہر احمد صاحب ابن چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں ساکن چک ۵۴۳ E.B ضلع وہاڑی کے ساتھ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم نے کیا تھا۔ اس کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۲/۲/۸۴ کو عمل میں آئی۔ جس میں مکرم محمد اشرف صاحب ممتاز مربی ضلع جھنگ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین۔ (محمد مظفر چٹھہ انسپکٹر بیت المال آمد حلقہ گوجرانوالہ)

ضروری اعلان

موسم بہار کی تعطیلات کے بعد میٹرک کی وہ طالبات جو امتحان دے چکی ہیں۔ ان کے لئے نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ میں برائے ووکیشنل ڈپلومہ کورس کا داخلہ جاری ہے۔ ایسی طالبات جو سلائی کڑھائی نٹنگ ، پینٹنگ کا شوق رکھتی ہیں وہ جلد از جلد داخلے کے لئے تشریف لے آئیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان یکم مئی ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔ (سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۵۰۵

میں محمد محمود عالمشاہ ولد MALAM. MAHMUD NASARAWA قوم ۔ پیشہ کاٹے ڈائریکٹر عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۷۰ء ساکن نائجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۵ ۱۱/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ سات عدد مکان واقع BOUCHI مالیتی -/۲۵۰،۰۰۰ روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار بصورت کاٹے ڈائریکٹر مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اسپر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

محمد محمود عالمشاہ نائجیریا

گواہ شد نمبر ۱۔ محمد عبد الحی صاحب سیکرٹری مشن

گواہ شد نمبر ۲۔ محمد ایلس ENAGI

مسل ۲۵۵۰۶

میں قانتہ نعیم زوجہ نعیم احمد صاحب شاہین قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرمپورہ لاہور حال غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱۔ حق مہر -/۵۰۰۰ روپے

۲۔ بقیہ مالیت -/۳۰۰ روپے

۳۔ زیورات طلائی گلے کا ہار۔ انگوٹھی دو عدد کانٹے دو جوڑی کل تین تولے

مالیت -/۷۵۰۰ روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں اس وقت مجھے مبلغ پچاس سیڈیو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ ۱۵/۳/۸۳ سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ قانتہ نعیم دھرمپورہ لاہور حال گھانا

گواہ شد نمبر ۱۔ عبد الوہاب بن آدم صاحب مشنری انچارج امیر جماعت احمدیہ گھانا

گواہ شد نمبر ۲۔ عزیز الرحمٰن خالد صاحب

مسل ۲۵۵۰۸

میں خالد احمد عباسی صاحب ولد ناصر احمد عباسی صاحب قوم عباسی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ فی الحال کوئی نہیں اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

خالد احمد عباسی ولد ناصر احمد عباسی صاحب مکان نمبر ۳ گلی نمبر ۷ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد نمبر ۱۔ احمد انوار الحق صاحب ولد عبد الحق صاحب

گواہ شد نمبر ۲۔ نور الحق صاحب مظہر ولد عبد الحق صاحب

وصیت نمبر ۱۷۳۲۸

مسل ۲۵۵۰۹

میں ملک محمود احمد عاطف ولد ملک عنایت الرحمٰن صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چھ صد ساٹھ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اسپر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

ملک محمود احمد عاطف صاحب مکان نمبر ۱۲ مجاہد آباد کالونی مغلپورہ لاہور

گواہ شد نمبر ۱ محمد انوار الحق صاحب محاسب مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ لاہور

گواہ شد نمبر ۲ نور الحق صاحب مظہر

وصیت نمبر ۱۷۳۲۸

مسل ۲۵۵۱۰

میں مبارک احمد ولد میاں غلام رسول صاحب قوم آرائیں پیشہ زرگر عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع میرک ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت زرگری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

مبارک احمد غلام رسول صاحب جیولرز کچہری بازار اوکاڑہ

گواہ شد نمبر ۱ بشارت احمد صاحب بھٹوئی موصی اوکاڑہ

گواہ شد نمبر ۲ طاہر محمود صاحب برادر موصی میرک اوکاڑہ

تیسویں ۳۰ سالانہ مرکزی تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس مورخہ ۱۳ اپریل تا ۲۶ اپریل ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں درس قرآن کریم، درس حدیث، فقہ، موازنہ مذاہب اور روزانہ اہم دینی و تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کلاس میں بلا استثناء ہر مجلس کی نمائندگی ہو۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس، قائدین اضلاع اور قائدین علاقہ کوشش فرمائیں کہ کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کے زیادہ سے زیادہ خدام شامل نہ ہوں۔ قائدین مجالس نگران حلقہ اور قائدین اضلاع و علاقہ اس کلاس کی افادیت کو خدام کے سامنے رکھیں۔ اعلانات کروائیں۔ بار بار خطوط لکھیں۔ خدام اور ان کے والدین سے ذاتی رابطہ قائم کریں اور مجالس کے خصوصی دورہ جات کریں۔ ہر مجلس اور ضلع سے جس قدر نمائندگان تیار ہو جائیں۔ ساتھ کے ساتھ مجلس داران کے نام اور مکمل پتہ جات محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوائیں۔

جن مجالس کی نمائندگی گذشتہ سال کسی وجہ سے نہ ہو سکی۔ ان کی طرف امسال خصوصی توجہ دیں۔ ان کے خصوصی دورہ جات کر کے نمائندے تیار کریں۔

اللہ تعالیٰ دینی تعلیم اور تربیت کے اس انمول موقع سے استفادہ کرنے کے لئے تمام اضلاع کی سو فیصدی مجالس کو نمائندگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس ۱۹۸۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد دکن، صدر جمہوریہ ہند جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب کو حیدر آباد کے مشہور گورد وارہ افضل گنج میں جولائی ۱۹۸۳ء میں قرآن مجید (تفسیر صغیر اردو ترجمہ) اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے موقر ہفت روزہ اخبار بلٹز نے ۳ ستمبر ۱۹۸۳ء میں خبر کے ساتھ یہ فوٹو شائع کی ہے۔ یہ خبر ہندوستان کے تمام ٹیلیویژن اسٹیشنوں سے ٹیلی کاسٹ ہوئی۔ اس کے علاوہ یہ فوٹو تمام سینما گھروں میں بھی ایک ماہ تک نیوز ریل کے طور پر دکھایا جاتا رہا۔ (نظارت خدمت درویشاں)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ اور کوائف مکمل نہ ہونے کی وجہ سے داخلہ میں دیر نہ ہو۔

۲۔ داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ناصر کنڈر گارٹن نتیجہ جماعت پنجم

ناصر کنڈر گارٹن کی طرف سے ۱۵ بچے جماعت پنجم کے سالانہ وظیفہ کے امتحان منعقدہ مارچ ۱۹۸۴ء میں شریک ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب کے سب پاس ہوئے ہیں۔ امید ہے۔ چند بچوں کو وظیفہ بھی ملے گا۔ نتیجہ سو فیصد رہا۔ جو حسب ذیل ہے۔

۱۔	ربیعہ انجم	۱۷۷/۲۰۰	۸۸.۵٪	۹۔	مقبول احمد مبشر	۱۴۴	۷۲٪
۲۔	انس احمد	۱۷۳	۸۶.۵٪	۱۰۔	محمود رفیق	۱۴۳	۷۱.۵٪
۳۔	خطیب احمد ذیشان	۱۶۸	۸۴٪	۱۱۔	مرزا اطہر احمد	۱۴۲	۷۱٪
۴۔	احمد مستنصر	۱۶۸	۸۴٪	۱۲۔	مرزا عدیل احمد	۱۴۲	۷۱٪
۵۔	امتیاز احمد رانا	۱۶۶	۸۳٪	۱۳۔	شاہد منصور	۱۳۲	۶۶٪
۶۔	عبدالحنان عامر	۱۶۵	۸۲.۵٪	۱۴۔	نوید احمد	۱۲۹	۶۴.۵٪
۷۔	قمر عزیز	۱۵۳	۷۶.۵٪	۱۵۔	خالد ناصر	۱۰۸	۵۴٪
۸۔	شبانہ نزہت	۱۴۶	۷۳٪				

(پرنسپل ناصر کنڈر گارٹن ربوہ)

مرکزی تربیتی کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

الفضل تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے۔ اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام وقت کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین

(مینیجر الفضل)

پیک اینڈ پے؟
PICK AND PAY
بہت جلد افتتاح
محمود احمد کھوکھر

ضروری اطلاع
اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں:
زیر نگرانی:
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔
قیمت فی پیکٹ ۳/- درجن ۲۷/- گروس ۳۰۷/- روپے
بونس علاوہ۔
تفصیلات کے لئے کیور ہومیو ڈسپنسری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔
کیور ہومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون: 606/607

پیڈ پرنٹرس
کاغذ و دوائی بھی دستیاب ہے
پروپرائٹر: نعیم احمد کھوکھر
نعیم جنرل سٹور
مین بازار ○ شیخوپورہ